بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء۔ عسٰی ان یبعثک ربک مقاما محمودا

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

یوم ہفتہ

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۰/۲۵	۲۹ ر ذوالحجہ ۱۳۹۰ھ، ۲۷ ر تبلیغ ۱۳۵۰ ہش، ۲۷ ر فروری ۱۹۷۱ء	نمبر ۴۸

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

"کل طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی"

(مکتوب ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب)

ربوہ ۲۵ ر تبلیغ۔ آج حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی۔ احباب درد و الحاح سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

قرآن شریف کی تعلیم اپنے اندر حکیمانہ پہلو رکھتی ہے افراط یا تفریط اس میں نہیں ہے

وہ نقطہ وسط پر قائم ہوئی ہے اور اسی لئے اس امت کا نام بھی اُمَّۃً وَّسَطًا رکھا گیا ہے

"قرآن شریف کی تعلیم جس پہلو اور جس باب میں دیکھو اپنے اندر حکیمانہ پہلو رکھتی ہے۔ افراط یا تفریط اس میں نہیں ہے۔ بلکہ وہ نقطہ وسط پر قائم ہوئی ہے۔ اور اسی لئے اس امت کا نام بھی اُمَّۃً وَّسَطًا رکھا گیا ہے۔ یہ بات کہ انجیل یا توریت کی تعلیم کیوں اعتدال اور وسط پر واقع نہیں ہوئی، اس سے خدا تعالیٰ پر کوئی اعتراض نہیں آتا اور نہ اس تعلیم کو ہم خلاف آئینِ حکمت کہہ سکتے ہیں کیونکہ حکمت کے معنی ہیں وضع الشیء فی محلہ اُس وقت کی حکمت کا تقاضا ایسی ہی تعلیم تھی جیسا کہ ہم نے بتایا ہے کہ سزا کے وقت سزا دینا بھی حکمت ہے اور عفو کے وقت عفو ہی حکمت ہے۔ اسی طرح پر اُس وقت طبائع کی حالت کچھ ایسی ہی واقع ہوئی تھی کہ تعلیم کو ایک پہلو پر رکھنا پڑا۔ بنی اسرائیل چار سو برس تک فرعون کی غلامی میں رہے تھے اور اس وجہ سے ان لوگوں کے عادات اور رسوم کا اُن پر بہت بڑا اثر پڑا ہوا تھا اور یہ قاعدہ کی بات ہے کہ بادشاہ کے اطوار و عادات اور آئینِ ملک داری کا اثر رعایا پر پڑتا ہے بلکہ ان کے مذہب تک پر اثر جا پڑتا ہے اسی لئے کہا گیا ہے اَلنَّاسُ عَلٰی دِیْنِ مُلُوْکِھِمْ۔ چنانچہ سکھوں کے زمانہ میں عام لوگوں پر بھی یہ اثر پڑا تھا کہ عموماً لوگ ڈاکہ زن اور دھاڑوی ہو گئے تھے ہری سنگھ وغیرہ براتیں ہی لوٹ لیا کرتے تھے۔ اسی طرح پر فرعونیوں کی غلامی میں رہ کر بنی اسرائیل عدل کو کچھ سمجھتے ہی نہ تھے اُن پر جو ہمیشہ ظلم ہوتا تھا وہ بھی اعتداءً ظلم کر بیٹھتے تھے پس انکی اصلاح کیلئے تو پہلا مرحلہ یہی تھا کہ اُن کو عدل کی تعلیم سکھائیں۔ اس لئے یہ تعلیم ان کو دی گئی کہ آنکھ کے بدلہ آنکھ اور دانت کے بدلہ دانت اس تعلیم پر وہ اس قدر پختہ ہو گئے کہ پھر انہوں نے انتقام لینا ہی شریعت کی جان سمجھ لیا اور یہ مذہب ہو گیا کہ اگر بدلہ نہ لیں گے تو گنہگار ٹھہریں گے۔ اس واسطے جب حضرت مسیح علیہ السلام آئے اور انہوں نے دیکھا کہ بنی اسرائیل کی حالت ایسی ہو گئی ہے تو انہوں نے حد درجہ کے عفو کی تعلیم دی کیونکہ جس قدر زور کے ساتھ وہ انتقام پر قائم ہو چکے تھے اگر اس سے بڑھ کر عفو کی تعلیم نہ دی جاتی تو وہ مؤثر ثابت نہ ہوتی۔ اس لئے ان کی تعلیم کا سارا مدار اسی پر رہا۔ پس ان اسباب اور وجوہ کے لحاظ سے یہ دونوں تعلیمیں اگرچہ اپنی جگہ ہی حکمت ہیں لیکن ان کو قانون مختص المقام یا قانون مختص الوقت کی طرح سمجھنا چاہیئے۔"

ملفوظات جلد سوم
صفحہ ۴۱ - ۴۲

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۶ ر تبلیغ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت شدید سردرد کی تکلیف اور ضعف کی وجہ سے بہت ناساز ہے احباب جماعت درد و الحاح سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بہت برکت ڈالے۔ آمین۔

ربوہ ۲۶ ر تبلیغ۔ مکرم حاجی محمد ابراہیم صاحب خلیل سابق مبلغ اٹلی دارالیقہ پر ۲۲ ر فروری کو فالج کا حملہ ہوا ہے اور آپ فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت خاص توجہ اور درد کے ساتھ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آپ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

ضروری اعلان

(محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب)

کراچی ڈاکٹروں کی ٹیم جو گذشتہ پانچ سال سے اہالیان ربوہ کا چیک اپ کر رہی ہے انشاء اللہ مارچ کے پہلے ہفتہ میں پھر چیکنگ کیلئے آ رہی ہے جن دوستوں کا چیک اپ پہلی بار کیا تھا انکی دوبارہ بھی چیکنگ کرنی ہے معین تاریخ اور وقت سے دوستوں کو انشاء اللہ پھر اطلاع دی جائیگی دوست تیار رہیں۔ اور اپنے کارڈ محفوظ رکھیں اس دفعہ خون کا ٹیسٹ نہیں ہوگا۔

ربوہ میں بجلی کی رَو بار بار بند ہونے کا سلسلہ

ربوہ ۲۶ ر فروری۔ ربوہ میں گزشتہ کئی روز سے بجلی کی رَو بار بار بند ہونے کا سلسلہ ..... جاری ہے پہلے تین چار روز تک رات کو کئی کئی گھنٹے بجلی بند رہی۔ کل ۲۵ ر فروری کو بھی دن میں خاصی دیر بجلی بند رہی۔ یہ صورت حال اہل شہر کے لئے سخت تکلیف کا باعث ہے اور وہ محکمہ بجلی کے متعلقہ افسران سے بجا طور پر یہ توقع رکھتے ہیں کہ وہ بجلی کے نظام میں اس خرابی کو فوری طور پر دُور کر کے شہریوں کی اس تکلیف کا ازالہ کریں گے

(مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۷ تبلیغ ہش ۱۳۰۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عیسائیوں کا تصوّرِ خُدا

ہندوؤں نے جہاں ایمان کے تعلق میں غلو کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے قادر مطلق ہونے سے انکار کر دیا ہے وہاں عیسائیوں نے صرف ایمان کی طرف مبالغہ کی حد تک پہنچا دیا ہے چنانچہ اس کی وضاحت کرتے ہوئے سیدنا حضرت مسیح موعود ایک اور جگہ فرماتے ہیں:۔

"اس کے بالمقابل عیسائی جو کچھ پیش کرتے ہیں وہ اور بھی عجیب ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کو رحیم تو مانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ رحیم ہے لیکن ساتھ ہی یہ بھی کہتے ہیں کہ رحم بلا مبادلہ نہیں کر سکتا جب تک بیٹے کو پھانسی نہ دے دے اس کا رحم کچھ بھی نہیں کر سکتا تعجب اور مشکلات بڑھ جاتی ہیں جب اس عقیدہ کے مختلف پہلوؤں پر نظر کی جاتی ہے اور پھر افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے اپنے اکلوتے بیٹے کو پھانسی بھی کر دیا لیکن یہ نسخہ رحم پھر بھی خطا ہی گیا سب سے پہلے تو یہ کہ یہ نسخہ اس وقت یاد آیا جب بہت سی مخلوق گناہ کی موت سے تباہ ہو چکی اور اُن پر کوئی رحم نہ ہو سکا کیونکہ پہلے کوئی بیٹا پھانسی پر نہ چڑھا اور علاوہ بریں اگرچہ یہ بات سمجھ میں نہیں آتی کہ زید کے سر میں درد ہو اور بکر اپنا سر پتھر سے پھوڑے اور یہ سمجھا جاوے کہ اس نسخہ سے زید کو آرام ہو جاوے گا لیکن اس کو لبفرض محال مان کر بھی اس نسخہ کا جو اثر ہوا ہے وہ تو بہت ہی خطرناک ہے جبتک یہ نسخہ استعمال نہیں ہوا تھا اکثر لوگ نیک تھے اور توبہ اور استغفار کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ کے احکام پر چلنے کی کوشش کرتے تھے مگر جب یہ نسخہ گھڑا گیا کہ ساری دنیا کے گناہ خدا کے بیٹے کے پھانسی پانے کے ساتھ معاف ہو گئے تو اس سے بجائے اسکے کہ گناہ رکتا گناہ کا ایک اور سیلاب جاری ہو گیا اور وہ بند جو اس سے پہلے خدا کے خوف اور شریعت کا لگا ہوا تھا ٹوٹ گیا۔ جیسا کہ یورپ کے حالات سے پتہ لگتا ہے کہ اس مسئلہ نے وہاں کیا اثر کیا ہے۔ اور فی الحقیقت ہونا بھی یہی چاہیے تھا۔ پھر جب یہ بات ہے اور حالت ایسی ہے تو ہم کیونکر تسلیم کریں کہ وہ خدا جو اس رنگ میں دنیا کے سامنے پیش کیا جاتا ہے وہ حقیقی خدا ہے۔

(ملفوظات جلد ہفتم ص۱۸۱)

یہ بھی خدا تعالیٰ کا غلط تصور ہے اور اُس کی رحیمی صفت کا مذاق اڑانے کے مترادف ہے۔ اس کے معنی بھی یہی ہیں کہ اللہ تعالیٰ انسان کے گناہ معاف کرنے پر قادر نہیں ہے اور انسان کو گناہ کی سزا سے بچانے کے لئے وہ ایک ایسا کام کرتا ہے جو سراسر عدل کے خلاف ہے وہ یسوع مسیح کو لوگوں کے گناہوں کی قربانی کا بکرا بناتا ہے ایک طرف تو وہ اپنی صفت عدل کو اس طرح نقصان پہنچاتا ہے تو دوسری طرف وہ جن کے لئے دوسرا مستحق کو قربان گاہ کی نذر کرتا ہے ان کو گناہ پر اور بھی بے باک کر دیتا ہے۔ اور اس طرح گناہ کو تقویت پہنچاتا ہے اور انسان کی فطرت میں کوئی اعلیٰ اخلاق کی نشوونما کے راستہ میں خود ہی حائل ہو جاتا ہے۔

اسلام نے ان دونوں مبالغہ آمیز تعلیموں سے انکار کیا ہے اور ایسا تصور پیش کیا ہے جو معتدل اور معقول ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اس قسم کی غلط تعلیمیں دنیا میں جاری ہو چکی ہیں اور حقیقی خدا کا چہرہ چھپا ہوا تھا جو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا۔ آپ نے آکر دنیا کے سامنے وہ خدا پیش کیا جو انسانی کانشنس اور فطرت چاہتی ہے اور اس کا پورا پورا بیان خدا تعالیٰ کی سچی کتاب قرآن مجید میں ہے"۔

(ملفوظات جلد ہفتم ص۱۸۱)

اذکروا موتٰکم بالخیر

ملک نادر خان صاحب مرحوم (کیمبلپور)

ہم جلیسِ غمگسار ۔۔۔ خوش کلام و خوش گوار
اپنے دوستوں کا دوست ۔۔۔ باصفا۔ وفاشعار
سرو قد شگفتہ رُو ۔۔۔ یعنی باغ اور بہار
باشعور با مذاق ۔۔۔ بات بات میں نکھار
وہ وجیہہ و خوبرو ۔۔۔ وہ شجاع و شہسوار
چال ڈھال ایک سا ۔۔۔ چال ڈھال باوقار
غیرت اسکی برمحل ۔۔۔ دل حلیم و بُردبار
لازم اُس کی دلپذیر ۔۔۔ بزم زعفران زار
لے گیا خدا کے پاس ۔۔۔ اک حیاتِ مستعار
آہ کہاں چلا گیا ۔۔۔ وہ رفیقِ غمگسار
روح راضی بارضا ۔۔۔ دل ملول و سوگوار

تجھ سے راضی ہو خُدا
نفسِ مطمئنۃ جا

عبدالمنان ناہید

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے اور اپنے دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قسط ۲

احمدیت ـــــ اسلام کی نشأۃ ثانیہ

(تقریر محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب برموقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۷۰ء)

جدید فلسفہ کا حملہ

اس زمانہ میں یورپ کے جدید فلسفہ نے مسلمانوں کے تعلیم یافتہ طبقے کو متأثر کر رکھا تھا اور علماء یورپ کے پیش کردہ اعتراضات سے مرعوب ہو گئے تھے۔ اور انہوں نے اسلامی عقائد کی دور رس تاویلات کر کے انہیں ایسے رنگ میں پیش کرنا شروع کر دیا گویا اسلام میں اور مغربی فلسفہ میں کوئی مخالفت نہیں۔ اس طبقہ میں سرسید مرحوم پیش پیش تھے۔ مسلمانوں کے ہمدرد ضرور تھے لیکن مغربی فلسفے سے مرعوب ہو کر انہوں نے دعا کی تاثیر اور ملائکہ کے خارجی وجود سے انکار کر دیا اور انبیاء کی وحی کو خود انہی کا نفسی کلام قرار دیا۔ حضرت بانیٔ سلسلہ نے ان خیالات کو مدلل طریقے سے رد فرمایا۔ اور اپنا مشاہدے اور تجربے کی بُنیاد پر اس کی تردید فرمائی۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"اس زمانے میں جو مذہب اور علم کی نہایت سرگرمی سے لڑائی ہو رہی ہے اُس کو دیکھ کر اور علم کے مذہب پر حملے مشاہدہ کر کے بیدل نہیں ہونا چاہیئے کہ اب کیا کریں یقیناً سمجھو کہ اس لڑائی میں اسلام کو مغلوب اور عاجز دشمن کی طرح صلح جوئی کی حاجت نہیں بلکہ اب زمانہ اسلام کی روحانی تلوار کا ہے۔ جیسا کہ وہ پہلے کسی وقت اپنی ظاہری طاقت دکھلا چکا ہے۔ یہ پیشگوئی یاد رکھو کہ عنقریب اس لڑائی میں بھی دشمن ذلت کے ساتھ پسپا ہو گا۔ اور اسلام فتح پائے گا۔ حال کے علوم جدیدہ کیسے ہی زور آور حملے کریں۔ کیسے ہی نئے نئے ہتھیاروں کے ساتھ چڑھ چڑھ کر آویں مگر انجام کار اُن کے لئے ہزیمت ہے۔ میں شکر نعمت کے طور پر کہتا ہوں کہ اسلام کی اعلیٰ طاقتوں کا مجھ کو علم دیا گیا ہے جس علم کی رُو سے میں کہہ سکتا ہوں کہ اسلام نہ صرف فلسفہ جدیدہ کے حملہ سے اپنے تئیں بچائے گا بلکہ حال کے علومِ مخالفہ کی جہالتیں ثابت کر دے گا۔ اسلام کی سلطنت کو ان چڑھائیوں سے کچھ بھی اندیشہ نہیں ہے جو فلسفہ اور طبعی کی طرف سے ہو رہی ہیں۔ اُس کے اقبال کے دن نزدیک ہیں اور میں دیکھتا ہوں کہ آسمان پر اس کی فتح کے نشان نمودار ہیں۔ یہ اقبال روحانی ہے اور فتح بھی روحانی۔ تا باطل علم کی مخالفانہ طاقتوں کو اس کی الٰہی طاقت ایسا ضعیف کرے کہ کالعدم کر دیوے۔"

(آئینہ کمالات اسلام ۲۵۴-۲۵۵ حاشیہ)

آپ نے مسئلہ دعا کی بابت کتاب "برکات الدعا" لکھی اور سرسید مرحوم کا جو محض غلط فہمی کی وجہ سے دعا کو صرف عبادت سمجھتے تھے مدلّل طریق سے رد فرمایا اور ان کی تسلّی کے لئے یہ تحریر فرمایا کہ جسے قبولیتِ دعا میں شک ہو وہ میرے پاس جس طرح چاہے آکر تسلی کر لیوے پھر آپ نے دعا کی تاثیر کے ثبوت میں اپنی اس دعا کو پیش کیا جو دشمن اسلام پنڈت لیکھرام کی بابت آپ نے کی اور جسے اللہ نے قبول کیا اور بتایا کہ یہ بدزبانی پنڈت چھ سال کے اندر عید کے ملحقہ دن ہلاک کیا جائے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ آپ فرماتے ہیں۔

؎ جس کی دعا سے آخر لیکھو مرا تھا کٹ کر
ماتم پڑا تھا گھر گھر وہ میرزا یہی ہے

لفظی الہام

پھر آپ نے الہام کی بابت جو یہ خیال پیدا ہو گیا تھا کہ الفاظ کی صورت میں الہام نہیں ہوتا بلکہ انسان کے دل میں گذرنے والے خیالات ہی الہام ہیں آپ نے سختی سے اس بات کی تردید کی اور یہ اسلامی ہدایت جاری فرمائی۔

"الہام کے لفظ سے اس جگہ یہ مراد نہیں ہے کہ سوچ اور فکر کی کوئی بات دل میں پڑ جائے جیسا کہ جب شاعر شعر کے بنانے میں کوشش کرتا ہے یا ایک مصرع بنا کر دوسرا سوچتا رہتا ہے۔ تو دوسرا مصرع دل میں پڑتا ہے سو یہ دل میں پڑ جانا الہام نہیں ہے بلکہ یہ خدا کے قانونِ قدرت کے موافق اپنے فکر اور سوچ کا ایک نتیجہ ہے.... اگر صرف دل میں پڑ جانے کا نام الہام ہے تو پھر ایک بدمعاش شاعر جو راستبازی اور راستبازوں کا دشمن اور ہمیشہ حق کی مخالفت کے لئے قلم اٹھاتا اور افتراؤں سے کام لیتا ہے۔ خدا کا ملہم کہلائے گا۔ دنیا میں ناولوں وغیرہ میں جادو بیانیاں پائی جاتی ہیں اور تم دیکھتے ہو کہ اس طرح سراسر باطل مگر مسلسل مضمون لوگوں کے دل میں پڑتے ہیں کیا ہم ان کو الہام کہہ سکتے ہیں! بلکہ اگر الہام صرف دل میں بعض باتیں پڑ جانے کا نام ہے تو ایک چور بھی ملہم کہلا سکتا ہے کیونکہ وہ لبسا اوقات فکر کر کے اچھے اچھے طریقے نقب زنی کے نکال لیتا ہے اور عمدہ عمدہ تدبیریں ڈاکہ مارنے اور خونِ ناحق کرنے کی اس کے دل میں گذر جاتی ہیں تو کیا لائق ہے کہ ہم ان تمام ناپاک طریقوں کا نام الہام رکھ دیں؟ ہرگز نہیں۔ .... الہام کیا چیز ہے؟ وہ پاک اور قادر خدا کا ایسا برگزیدہ بندہ کے ساتھ یا اس کے ساتھ جس کو برگزیدہ کرنا چاہتا ہے ایک زندہ اور باقدرت کلام کے ساتھ مکالمہ اور مخاطبہ ہے..... خدا کے الہام میں یہ ضروری ہے کہ جس طرح ایک دوست دوسرے دوست سے ملکر باہم ہم کلام ہوتا ہے اسی طرح رب اور اس کے بندے میں ہمکلامی واقع ہو۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی)

مذاہبِ باطلہ کا ابطال

اسلام کی نشأۃ ثانیہ کیلئے آنحضرتؐ کی پیشگوئی کے مطابق یہ ضروری امر تھا کہ مسیح موعود کسرِ صلیب کرتا اور دجالی فتنے کا مقابلہ کرتا کیونکہ یہی وہ زمانہ ہے جس میں صلیبی غلبہ کی اشاعت بکثرت جاری تھی اور دنیا یہ خیال کرنے لگی تھی کہ دنیا کا آئندہ مذہب صلیبی مذہب ہو گا ایسے وقت میں حضرت بانیٔ سلسلہ نے اعلان فرمایا اس عاجز کو حضرت مسیح کی فطرت سے خاص مشابہت ہے اور فطرت کی مشابہت کی وجہ سے مسیح کے نام پر یہ عاجز بھیجا گیا تا صلیبی اعتقادات کو پاش پاش کر دیا جائے سو میں صلیبوں کو توڑنے اور خنزیروں کو قتل کرنے کے لئے بھیجا گیا ہوں۔

عیسائیت کی بنیاد اور ان کے عقائد کا مرکزی نقطہ دو باتیں ہیں اول یہ کہ مسیح صلیب پر مارے گئے۔ دوم یہ کہ وہ مر کر زندہ ہوئے اور آسمان پر چلے گئے اور مسیح کا صلیب پر مرنا اس لئے تھا کہ وہ گنہگاروں کو نجات دلائے پس عیسائیوں کے مسئلے کفارہ کی بنیاد مصلوبیتِ مسیح پر ہے چنانچہ پولوس لکھتا ہے۔

"اگر مسیح صلیب پر مر کر جی نہیں اٹھا تو ہماری منادی بھی بے فائدہ اور تمہارا ایمان بھی بے فائدہ۔"

(گرنتھیوں ۱۵: ۱۴)

حضرت بانیٔ سلسلہ نے یہ انکشاف فرمایا۔

"حضرت مسیح علیہ السلام مصلوب نہیں ہوئے اور نہ آسمان پر گئے اور نہ کبھی امید رکھنی چاہیئے کہ وہ پھر زمین پر آسمان سے نازل ہوں گے بلکہ وہ ایک سو بیس برس کی عمر پا کر سرینگر کشمیر میں فوت ہو گئے اور سرینگر محلہ خانیار میں ان کی قبر ہے۔"

(مسیح ہندوستان میں صـ۱۲)

اس انکشاف سے قرآن کریم کے بیان ما قتلوہ وما صلبوہ کی تصدیق بوضاحت ہوتی ہے کہ مسیح نہ قتل ہوئے اور نہ صلیب پر مرے۔ اور اس بارہ میں اہل کتاب غلطی پر ہیں۔ اس انکشاف نے یہ بھی ثابت کر دیا کہ قرآن کریم اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کی طرف سے ہیں کیونکہ خدا کے سوا کون ہے جو دو ہزار سال کی قوموں کی غلطی سے آگاہ کر سکے اور پھر وہ غلطی واقعۃً ثابت ہو جائے۔ چنانچہ مسیح کے صلیب پر نہ مرنے کے آپ نے متعدد ثبوت اپنی کتب میں بیان فرمائے۔ ان میں سے میں صرف ایک دلیل بیان کرتا ہوں۔ اور یہ دلیل نہایت لاجواب اور دو دھاری تلوار ہے اور وہ یہ ہے کہ عیسائی کہتے ہیں حضرت مسیح نے بڑا معجزہ یہ دکھایا کہ وہ ہمارے گناہوں کی خاطر صلیب پر مرا اور مر کر زندہ ہو گیا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ مر کر زندہ ہونا بڑا معجزہ ہے لیکن جماعت احمدیہ یہ مانتی ہے کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کے لئے آپ کے دشمنوں نے ہر قسم کی موت کے اسباب جمع کر دئیے تھے لیکن خدا کے لئے موت کے اسباب جمع ہوں اور وہ نہ مرے۔

حضرات! ہم یہ دونوں باتیں حضرت مسیح کے دربار میں لے جاتے ہیں اور ان سے ہی فیصلہ طلب کرتے ہیں۔ آپ حیران ہوں گے کہ حضرت مسیح جماعت احمدیہ کے حق میں فیصلہ دیتے ہیں۔

چنانچہ جب آپ سے یہودی علماء نے معجزہ طلب کیا۔ تو آپ نے متی باب ۱۲ آیت ۳۹ میں ان کے جواب میں فرمایا اس زمانے کے برے زناکار لوگ مجھ سے نشان طلب کرتے ہیں ان کو کوئی نشان نہیں دکھایا جائے گا سوائے یونس نبی کے نشان کے جیسے وہ تین رات دن مچھلی کے پیٹ میں رہا ویسے ہی ابن آدمؑ تین رات دن رہے گا حضرت مسیح کے اس ارشاد سے ثابت ہے کہ آپ نے یونس نبی کا معجزہ دکھایا اور یونس کا معجزہ سوائے اس کے کچھ نہیں کہ موت کے اسباب جمع تھے اور آپ مرے نہ تھے اور اگر یہ مانا جائے کہ مسیح صلیب پر مر گیا تو آپ کے اس بیان کو جھوٹا ماننا پڑتا ہے۔ کہ آپ یونس کا نشان دکھائیں گے کیونکہ یونس کا نشان مرکر زندہ ہونا نہیں تھا۔ پس یہ اس امر کی محکم دلیل ہے کہ مسیح صلیب پر مرے۔ صلیب ٹوٹ گئی مسیح زندہ رہا۔ آپ کا یہ انکشاف دراصل اسلام کی عظیم الشان فتح اور عیسائیت کے لئے موت کا بگل تھا چنانچہ بڑے بڑے پادریوں نے یہ اعتراف کیا کہ اگر یہ بات ثابت ہو جائے کہ مسیح صلیب پر نہیں مرا تو عیسائیت باطل ہے۔

جماعت احمدیہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آنے والے مسیح کا ایک وصف "امام" ہونا بیان فرمایا۔ واضح رہے کہ امام کی حیثیت بنیادی اور مرکزی نقطے کی ہوتی ہے۔ جس سے جماعت کا تصور پیدا ہوتا ہے۔ پس آنحضرت کے اس ارشاد سے کہ مسیح موعود امام ہوگا صاف اور صریح اس امر کا اظہار ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ اطلاع بخشی تھی۔ کہ مسیح موعود کے ظہور کے وقت مسلمانوں میں وحدت نہ ہوگی اور مسیح موعود وحدت قائم کرے گا۔ اور امام کا کام سرانجام دے گا۔ چنانچہ جس وقت حضرت بانی سلسلہ کا ظہور ہوا اس وقت مسلمانوں کی جو حالت تھی اس کی بابت مولوی نورالحسن صاحب اپنی کتاب اقتراب الساعہ صفحہ ۵۶ پر لکھتے ہیں۔

"اس وقت نہ کوئی جماعت مسلمین ہے۔ نہ کوئی امام کنارہ کشی کا زمانہ ہے۔"

اس زمانہ میں عام طور پر وحدت کی ضرورت کو شدت سے محسوس کیا جا رہا تھا۔ لیکن وحدت کا ذریعہ کیا ہو؟ اس کے بارے میں پھر اختلاف تھا۔ کسی نے وحدت کا علاج مغرب سے موافقت میں پنہاں سمجھا۔ کوئی قدامت پسندی کو ذریعہ ترقی وحدت سمجھتا تھا۔ بعض ایسے تھے جو بالکل مایوس ہو چکے تھے۔ اور یہ سمجھنے لگے۔ کہ اب یہ شیرازہ بندھتا نظر نہیں آتا۔ عوام کا یہ عالم تھا۔ کہ وہ تھوڑے تھوڑے سے ہر ایک نکتہ خیال کے پیچھے لگ گئے۔ اور اس طرح باوجود کمزوری کے احساس میں اتفاق ہونے کے علاج پر وحدت نہ تھی اور قوم مختلف مکاتیب خیال میں بکھر گئی۔ بین الاقوامی لحاظ سے بھی یہی حالت تھی۔ شروع میں تو ایک عالم اسلام تھا۔ مگر بعد میں قومی اور وطنی دیواریں کھڑی ہو گئیں۔ پس اختلافات کے اس عالم میں ضرورت تھی۔ کہ حامیان دین متین کی ایک جماعت بنائی جاتی۔ یہ جماعت کیونکر وجود میں آتی؟ قرآن کریم اس بارے میں یہ نظریہ پیش کرتا ہے کہ جس وقت قوموں میں اختلاف بڑھ جاتا ہے اور لوگ اس کے حل سے قاصر ہوتے ہیں۔ تو آہستہ آہستہ لوگوں کا اعتقاد ہدایتوں سے اٹھتا جاتا ہے۔ اور بعض لوگوں کے دل سخت ہو جاتے ہیں۔ اور وہ ہدایت سے دور ہٹ جاتے ہیں۔ اور بعض لوگوں میں اگرچہ اتنی سختی تو نہیں آتی۔ لیکن مکمل اطاعت کیلئے تیار نہیں ہوتے۔ ایسے وقت میں اللہ تعالیٰ ان کی ہدایت کے لئے ایسے وجود کو مبعوث فرماتا ہے۔ جس کے متعلق متبعین میں ہمسری کا خیال نہیں ہو سکتا۔ وہ اپنے خیالات منوانے کی بجائے اپنی ذات منواتا ہے۔ پھر اس کی ذات کی نسبت سے اس کے خیالات مانے جاتے ہیں۔ اس ذریعہ سے لیڈر سے اختلافات کے راستے مفقود ہو جاتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد اماماً حکماً عدلاً ظاہر کرتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ اس کے ذریعہ ان کے واسطے ایک مرکزیت قائم کر دے گا۔ اور وہ تمام اختلافات کے حل کے لئے حکم ہوگا۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے آکر ظاہر کر دیا کہ آپ کی ذات سے وابستگی میں اختلافات کا حل مضمر ہے ورنہ محض معقولیت کے بل پہ وحدت کا خواب شرمندہ تعبیر نہ ہوگا۔ خدا نے آپ کو اس وقت جب آپ تنہا تھے اور دنیا میں آپ کو کوئی بھی نہ جانتا تھا خدا سے علم پاکر یہ خبر دی کہ وہ آپ کو ایک مخلص وفادار اسلام کی خدمت گذار مسلمانوں کی ہمدرد جماعت عطا کرے گا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

براہین احمدیہ میں میری نسبت یہ پیشگوئی ہے القیت علیک محبۃ منی ولتصنع علی عینی۔ یعنی خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں تیری محبت لوگوں کے دلوں میں ڈالوں گا اور میں اپنی آنکھوں کے سامنے پرورش کروں گا۔ یہ اس وقت کا الہام ہے کہ جب ایک شخص بھی میرے ساتھ تعلق نہیں رکھتا تھا پھر ایک مدت کے بعد یہ الہام پورا ہوا اور ہزارہا ایسے انسان خدا نے پیدا کئے کہ جن کے دلوں میں اس نے میری محبت بھر دی بعض نے میرے لئے جان دیدی۔ اور بعض نے مالی تباہی میرے لئے منظور کی اور بعض میرے لئے اپنے وطنوں سے نکالے گئے اور دکھ دیئے گئے اور ستائے گئے اور ہزارہا ایسے ہیں کہ وہ اپنے نفس کی حاجات پر مجھے مقدم رکھ کر اپنے عزیز مال میرے آگے رکھتے ہیں اور میں دیکھتا ہوں کہ ان کے دل محبت سے پُر ہیں بہتیرے ایسے ہیں کہ اگر میں کہوں کہ وہ اپنے مالوں سے بکلی دست بردار ہو جائیں یا اپنی جانوں کو میرے لئے فدا کر دیں تو وہ تیار ہیں جب میں اس درجہ کا صدق اور ارادت اکثر افراد اپنی جماعت میں پاتا ہوں تو بے اختیار مجھے کہنا پڑتا ہے کہ اے میرے قادر خدا درحقیقت ذرہ ذرہ پر تیرا تصرف ہے تو نے ان دلوں کو ایسے پرآشوب زمانہ میں میری طرف کھینچا اور ان کو استقامت بخشی یہ تیری قدرت کا نشان عظیم الشان ہے۔

میں تھا غریب و بے کس و گمنام بے ہنر
کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر
میرے وجود کی بھی کسی کو خبر نہ تھی
میرے حال پہ کسی کی نظر نہ تھی
اب دیکھتے ہو کیسا رجوع جہاں ہوا
ایک مرجع خواص یہ قادیاں ہوا

اسلام میں اصل چیز خدا اور اس کے رسول کی اطاعت ہے اور تمام کامیابیاں اس ہی روح کے ساتھ وابستہ ہیں جس قوم میں اطاعت کی روح ہوتی ہے دوسروں کے مقابلہ میں کمزور ہوتے ہوئے بھی کامیاب ہو جاتی ہے اور جس قوم میں سے اطاعت کی روح نکل جاتی ہے وہ زیادہ ہوتے ہوئے بھی ناکام نکل جاتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جماعت میں اطاعت کا جو معیار پیدا کیا وہ اتنا شاندار ہے کہ اگر اس جماعت کے افراد کو آج اٹھا کر محمد رسول اللہ صلعم کے زمانہ میں رکھ دیا جائے تو وہ اس ہی طرح اطاعت کرنے لگ جائیں گے جس طرح صحابہ اطاعت کیا کرتے تھے۔

آج جو اخلاص و اطاعت اور خدمت اسلام کا جذبہ آپ کی جماعت میں پایا جاتا ہے۔ وہ بے نظیر ہے اور یہ جذبہ آپ کی قوت قدسیہ نے پیدا کیا۔ آج ہر احمدی اسلامی فوج کا جانباز سپاہی ہے جو اسلام کی شاندار خدمات سرانجام دے رہا ہے۔ آج دنیا کا کوئی براعظم نہیں جس میں حضرت مسیح موعود کی جماعت نہیں اور کوئی مذہب ایسا نہیں جس میں سے احمدیوں نے اپنا حصہ وصول نہیں کیا۔ کیا اسلام کی زندگی اور غلبہ کی دلیل نہیں کہ یورپ اور امریکہ اس سے پہلے اسلام کو کھا رہے تھے۔ مگر آج حضرت مسیح موعود کے ذریعہ یہ انقلاب پیدا ہو گیا کہ اب اسلام ان کو کھا رہا ہے۔

اک بڑی مدت سے دیں کو کفر تھا کھاتا رہا
اب یقیں سمجھو کہ آئے کفر کو کھانے کے دن

پھر ایثار و قربانی کا جذبہ صرف احمدی مردوں میں ہی نہیں پایا جاتا بلکہ قرون اول کی طرح آج آپ کے ذریعہ خدا نے خواتین کو بھی یہ موقعہ عطا کیا کہ وہ اسلام کی خدمت کیلئے قربانی و ایثار کے جذبہ سے ایسے ہی سرشار ہیں جیسا کہ مرد ہیں اور ہر دم خدمت اسلام کے لئے اسی طرح مستعد ہیں جس طرح قرون اولیٰ میں صحابیات تھیں۔

اسلام میں نبوت کے .... بعد سب سے اہم مقام خلیفہ کا ہے اس لئے اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے لئے یہ امر بھی نہایت ضروری تھا کہ نظام خلافت کا احیاء کیا جائے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پیشگوئی فرمائی تھی ثم تکون الخلافۃ علی منهاج النبوۃ کہ آخری زمانہ میں خدا تعالیٰ خلافت اسلامی کو دوبارہ قائم کرے گا حضرت بانی سلسلہ نے اپنے بعد خلافت کے قیام کی خبر دی اور فرمایا کہ اس کا سلسلہ دائم ہے۔ اور خدا کے فضل سے آپ کے ذریعہ خلافت حقہ اسلامیہ کا قیام عمل میں آیا۔

حضرات! آج دنیا کے مفکر اس نقطہ کی تلاش میں ہیں جہاں اقوام عالم بلا تکلف جمع ہو سکیں لیکن ابھی تک اس کا حل معلوم نہ کر سکیں لیکن اسلام جو وحدت اقوام کا مشن لیکر آیا۔ اس نے بتایا کہ یہ نقطہ خلافت ہی ہے جہاں اقوام عالم بلا تردد جمع ہو سکتی ہیں۔ چنانچہ یہ نظارہ بھی آج ہم کو خلافت احمدیہ کے وجود میں نظر آ رہا ہے چنانچہ مختلف ممالک کے باشندے خلیفہ وقت سے دلی لگاؤ رکھتے ہیں اور دنیا کے سب باشندوں پر خلافت احمدیہ یکساں اثر انداز ہے اور سب کے حقوق محفوظ ہیں۔ آج وطنیت۔ رنگت۔ دولت اسی طرح دیگر حدود و موانعات کی تمام دیواریں مسمار ہو چکی ہیں اور ہر قوم و ملک کے باشندوں کی زبانوں پر یہی نعرہ ہے حضرت امیر المؤمنین زندہ باد ہے۔

حضرات! خدا تعالیٰ نے ہر چیز میں کچھ خواص رکھے ہیں ان کے ذریعہ لوگ امراض کا علاج کرتے ہیں اسی طرح تمکنت دین کی خاصیت خدا تعالیٰ نے خلافت اسلامیہ میں رکھی ہے چنانچہ آج یہ نظارہ ہر ایک نگاہ کے سامنے ہے کہ اس وقت جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے کناروں تک پھیل چکی ہے اور اس کے تبلیغی مراکز نہ صرف یورپ کے مختلف ملکوں جیسے ہالینڈ جرمنی سوئٹزرلینڈ سپین ڈنمارک انگلستان ناروے سویڈن وغیرہ میں ہے بلکہ امریکہ کے بیسیوں شہروں میں جماعت موجود۔ مغربی و شرقی افریقہ میں ہزارہا لوگ عیسائیت سے نکل کر اسلام کی آغوش میں آ چکے ہیں ہالینڈ میں ہیگ کی مسجد کے افتتاح کے موقعہ پر ایک کثیر الاشاعت اخبار نے لکھا۔

"اسلام نے یورپ پر دو دفعہ حملہ کیا ایک دفعہ نویں صدی عیسوی میں جبکہ وہ سپین کا حاکم تھا اور دوسری دفعہ ترکوں نے سولہویں صدی عیسوی میں یورپ پر حملہ کیا اور وارسا تک پہنچ گئے لیکن دونوں دفعہ ہم نے اپنی قوت بازو سے مسلمانوں کا مقابلہ کر کے یورپ سے نکال دیا لیکن اب کے جو حملہ یورپ پر کیا گیا ہے وہ روحانی ہے اور دلوں پر حملہ ہے ظاہری حملہ نہیں کیا عیسائیت میں اتنی روحانی طاقت ہے جو اس کا مقابلہ کر سکے۔"

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب مرحوم کا ذکر خیر

مکرم عبدالسمیع صاحب ابن مکرم مولوی عبدالغفور صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

جماعت احمدیہ کے مخلص اور سرگرم کارکن سلسلہ کے شیدائی خلافت حقہ کے پروانے اور نہایت نیک اور باعمل احمدی مکرم بشیر احمد صاحب ۱۷ فروری کی صبح کو ربوہ آتے ہوئے کار کے حادثہ میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

ان کی وفات ایک جماعتی نقصان کی حیثیت رکھتی ہے کیونکہ ان کی تمام زندگی احمدیت کی شمع کے گرد پروانے کی طرح گذری باوجود ایک بڑی تجارتی فرم کے ڈائریکٹر ہونے کے کاروبار کو ہمیشہ ثانوی حیثیت دی اور صحیح معنوں میں دین کو دنیا پر مقدم رکھا۔ اپنی تمام زندگی کو احکامات شریعت کے تابع کر دیا۔ اپنی جماعتی زندگی میں وہ ایک فعال، مخلص اور سابقون الاولون احمدی تھے۔ تبلیغ کا شوق جنون کی حد تک تھا۔ انفرادی حیثیت میں وہ ایک شفیق باپ۔ ایک مثالی شوہر اور ایک غمگسار اور چارہ ساز دوست تھے۔ اپنی زبان سے کسی کو دکھ نہ دیتے حلیمی بردباری اور عاجزی سے گفتگو کرتے۔ غریبوں کا خاص خیال رکھتے اور ان کی اعانت خوشی اور مسرت سے کرتے۔

آپ کی سلسلہ سے وابستگی اور خلافت سے لگاؤ اور اطاعت مثالی تھی۔ اکثر ربوہ تشریف لاتے اور مرکز کی برکات سے مستفیض ہوتے۔ تمام جماعتی تحریکات میں حصہ لیتے۔ ہر ماہ رمضان میں اپنے تمام جماعتی چندوں کا حساب کر کے بقایا جات کی ادائیگی کرتے تھے اور کہتے کہ میں نے اس مہینہ میں خدا سے اپنا حساب صاف کر لیا ہے۔ کیونکہ میں نہیں جانتا کہ مجھے پھر ماہ رمضان میسر آئے گا یا نہیں سارا رمضان دعاؤں اور استغفار میں گذارتے اور عبادت میں مگن رہتے۔

حضرت خلیفۃ ثانی رضی اللہ عنہ سے غیر معمولی عقیدت تھی۔ جب حضور کا انتقال ہوا تو آپ پر یہ خبر بجلی بن کر گری آپ نے فوراً ماڈرن موٹرز راولپنڈی کے دفاتر بند کر دئے اور تمام احمدی سٹاف کو موقع دیا کہ وہ ربوہ جاکر جنازہ میں شریک ہو سکیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث سے بھی آپ کو حد درجہ محبت وعقیدت تھی حضور راولپنڈی تشریف لائے اور آپ کے ہاں قیام کیا اور انہیں میزبانی کی عزت بخشی۔

ایک کاروباری ادارہ کے ڈائریکٹر ہونے کی وجہ اگرچہ آپ کی مصروفیات بہت تھیں۔ مگر کیا مجال کہ یہ مصروفیات نماز کے وقت ان کی راہ میں حائل ہو جائیں۔ آپ تمام کام چھوڑ کر فوراً خدا کے حضور سجدہ ریز ہو جاتے اور نہایت خشوع اور عاجزی سے نماز ادا کرتے کبھی قضا نہ ہونے دیتے اور التزام سے ادائیگی کرتے غرض تمام زندگی تقویٰ وطہارت سے گذری۔ اپنی زندگی کو خدا اور رسول کے احکامات کے تابع رکھا۔ بات کھری کرتے اور حق کہنے سے کبھی نہ جھجکتے۔

کاروباری ادارہ سے منسلک ہونے کے باوجود آپ میں کوئی کاروباری کمزوری نہ تھی۔ اور خالص کاروباری خط وکتابت میں بھی خدا اور اس کے رسول کی باتیں ہی لکھتے ان کے خطوط میں ہمیشہ اسلامی رنگ غالب رہا۔ آپ نے ایک سرکاری ادارہ کو، جس نے ورکشاپ کا ایک بل کافی عرصہ سے ادا نہ کیا تھا ایک خط بطور یاددہانی لکھا۔ جس کا مضمون کچھ یوں تھا۔

"خدا اور اس کے رسول کا حکم ہے کہ حق دار کو اس کا حق ادا کرو۔ اور مزدور کو اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے اس کی مزدوری ادا کرو۔ میں آپ کی توجہ خدا کے اس حکم کی طرف دلاتا ہوں اور آپ کو اس پر عمل کرنے کی دعوت دیتا ہوں۔ آپ اس سنہری اصول کو اپنائیں اور خدا کی اور اس کی رحمتوں کے وارث بنیں۔ خدا آپ کو اس پر عمل کرنے کی توفیق بخشے اور آپ کو دونوں جہانوں میں سرخرو کرے آمین"

اس عبارت سے ظاہر ہے کہ یہ کسی تجارتی ادارے کا خط تصور نہیں کیا جا سکتا۔ مگر اس سے لکھنے والے کی طبیعت کے رجحان کا ضرور پتہ چلتا ہے۔ کہ آپ اپنے ہر فعل میں کس قدر خدا اور اس کے رسول کے احکامات کو مدنظر رکھتے تھے اور بالکل دینی رنگ میں رنگین تھے۔ آپ کی سوچ کا ہر پہلو محض خدا کی خوشنودی اور خدا کی رضا پر مبنی تھی۔ اگرچہ یہ خط کاروباری لوگوں کو عجیب لگا ہوگا۔ مگر یہ لکھنے والے کی دینی تڑپ کی ضرور گواہی دیتا ہے

دفتری مصروفیات کی وجہ سے آپ کا تعلق تمام سرکاری اور غیر سرکاری افسران سے اکثر رہتا تھا۔ تمام افسران ہی آپ کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے تھے اور آپ کا احترام کرتے تھے اور آپ کی راست گفتاری کے قائل تھے آپ جب بھی ان سے ملنے جاتے انہیں تبلیغ کرتے انہیں سلسلہ کی کتب مطالعہ کے لئے پیش کرتے اور کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیتے۔ بس ایک لگن تھی کہ ہر ذی روح کو خدا کا پیغام پہنچا دوں۔ اسی دھن میں ساری زندگی بسر کر دی۔ جماعت احمدیہ کے نڈر اور بے باک سپاہی تھے۔ جو ہر وقت سرگرم رہتے۔ اور خدا کی راہ میں جہاد کرتے چلے جاتے تھے۔

طبیعت نہایت نرم پائی تھی۔ کبھی اپنے ماتحتوں سے بھی سختی سے ہمکلام نہ ہوئے بلکہ غلطی پر بھی انہیں ہمدردانہ طور پر نصیحت کرتے۔ غریبوں کا خاص خیال رکھتے اور ان کی ہر ممکن مدد بھی کرتے تھے۔

آپ کی اہلیہ محترمہ چوہدری نبی احمد صاحب منیجنگ ڈائریکٹر ماڈرن موٹرز کی ہمشیرہ تھیں۔ انہوں نے بھی اپنے نیک نفس شوہر کا ہر گام پر ساتھ دیا۔ حتیٰ کہ موت کے وقت بھی اپنے خاوند کا ساتھ نہ چھوڑا اور ان کے ساتھ ہی خدا کے حضور حاضر ہو گئیں۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ان سے وہی سلوک کرے جو انہوں نے خدا کی مخلوق سے کیا اور ان کے درجات کو بلند کرے اور ان کی اولاد کو بھی اپنے نیک ماں باپ کے نقش قدم چلائے اور جماعت احمدیہ کے چمن کو ایسے پھولوں سے ہمیشہ مہکاتا چلا جائے۔ آمین

اطفال الاحمدیہ کی توجہ کیلئے

انشاء اللہ مرکزی امتحانات ستارہ اطفال۔ ہلال اطفال۔ قمر اطفال بدر (اطفال) ماہ مئی میں منعقد ہوں گے۔ ہر احمدی بچے کا فرض ہے کہ وہ کسی نہ کسی امتحان میں ضرور شامل ہو حل شدہ نصاب "راہ کامیابی کی راہیں" کتابچہ کی صورت میں چھپا ہوا موجود ہے۔ تمام اطفال امتحان کی تیاری کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

چھٹا آل پاکستان طاہر کبڈی ٹورنامنٹ

شعبہ صحت جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام چھٹا آل پاکستان طاہر کبڈی ٹورنامنٹ مورخہ ۱۲-۱۳-۱۴ر مارچ ربوہ میں اپنی شاندار روایات کے ساتھ منعقد ہو رہا ہے۔ اس میں ملک کی نامور ٹیموں مثلاً ریلوے۔ واپڈا سیالکوٹ کی شرکت متوقع ہے۔ اس طرح مغربی پاکستان کے مشہور کلبوں کی ٹیمیں بھی شمولیت اختیار کریں گی۔

(سیکرٹری ٹورنامنٹ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درخواست دعا

میرے بھتیجے عزیزم محمد احمد منیب عرف منیر احمد کو عرصہ ڈیڑھ ماہ قبل گولی لگی تھی۔ جس سے سخت زخمی ہو گئے۔ اب پہلے سے افاقہ ہے احباب جماعت کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

عبدالغنی دوکاندار ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرماویں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں بلکہ وہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال، سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۰۳۱۲

میں امۃ القیوم بنت چوہدری کمال الدین صاحب مرحوم قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن شام گنج مردان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۷ ۱۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۱۴۰/- روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

الامۃ: امۃ القیوم ۵۰۹ شام گنج مردان
گواہ شد: ناصر احمد محلہ شام گنج مردان
گواہ شد: بشارت احمد نسیم شام گنج مردان

مسل نمبر ۲۰۱۳۶

میں مرزا عبد الحی کامران ولد مرزا عبد المجید صاحب احمد قوم مغل پیشہ تجارت عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۱۵۰/- روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: مرزا عبد الحی کامران C/O صوفی عبد المجید صاحب یونائیٹڈ آٹو الیکٹرک ورکس I-C اقبال مارکیٹ نیو میرپور ٹاؤن (آزاد کشمیر)
گواہ شد: محمد شریف انسپکٹر بیت المال لاہور شہر
گواہ شد: محمد یحیٰ سیکرٹری مال نیلا گنبد لاہور

مسل نمبر ۲۰۲۶۷

میں محمودہ امۃ السمیع زوجہ میجر چوہدری محمد عبد الوہاب صاحب قوم وڑائچ جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۷ ۱۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

حق مہر بذمہ خاوند ۵۰۰۰/- روپے
زیور طلائی وزنی ۴۲ تولے مالیتی ۴۲۰۰/- "

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: محمودہ امۃ السمیع ۱۸ ظفر علی روڈ سیالکوٹ
گواہ شد: شریف احمد وڑائچ (والد موصیہ)
گواہ شد: شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی

مسل نمبر ۲۰۲۹۳

میں کرم دین ولد لال دین صاحب قوم گوجر پیشہ زمیندارہ عمر ۸۰ سال بیعت ۱۹۲۵ء ساکن قمر آباد ضلع نواب شاہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

(۱) بیل دو راس مالیتی ۸۰۰/- روپے
(۲) بھینس دو راس " ۱۰۰/- "
(۳) ایک پلاٹ ۱۰ مرلہ واقع دار النصر ربوہ مالیتی ۴۰۰ "

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: کرم دین قمر آباد ڈاکخانہ مورو ضلع نواب شاہ سندھ
گواہ شد: قمر الدین صدر جماعت احمدیہ قمر آباد ضلع نواب شاہ
گواہ شد: محکم الدین سیکرٹری مال مسن باڈہ

مسل نمبر ۲۰۳۱۳

میں محمودہ بیگم زوجہ میاں محمد حنیف صاحب قوم راجپوت جنجوعہ پیشہ خانہ داری عمر ۴۴ سال پیدائشی احمدی ساکن ایبٹ آباد ضلع ہزارہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

(۱) حق مہر بذمہ خاوند ۵۰۰/- روپے
(۲) زیور طلائی وزنی ۳ تولہ مالیتی ۴۵۰/- "

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: محمودہ بیگم
3/11-H LOEKHANT-LINE
ABBATTABAD
گواہ شد: میاں محمد حنیف (خاوند موصیہ) ایبٹ آباد
گواہ شد: چراغ الدین مربی سلسلہ احمدیہ ایبٹ آباد

مسل نمبر ۲۰۳۱۴

میں سیدہ شمیم اختر بخاری زوجہ عبد الکبیر رعودان قوم سید بخاری پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال پیدائشی احمدی ساکن ٹوپی ضلع مردان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

(۱) حق مہر بذمہ خاوند ۶۰۰۰/۰۰ روپے
(۲) زیور طلائی وزنی ۱۸ تولے مالیتی ۲۷۰۰/- "

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: سیدہ شمیم اختر بخاری ٹوپی ضلع مردان
گواہ شد: بشارت احمد مرزا ٹوپی ضلع مردان
گواہ شد: صاحبزادہ عبد السلام ٹوپی ضلع مردان

مسل نمبر ۲۰۳۱۵

میں حمیدہ بیگم زوجہ بشارت احمد مرزا صاحب قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۳۲ سال پیدائشی احمدی ساکن ٹوپی ضلع مردان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

(۱) حق مہر بذمہ خاوند ۶۰۰/- روپے
(۲) زیور طلائی ۲ ۱/۲ تولے مالیتی ۳۷۵/- "

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: حمیدہ بیگم ٹوپی ضلع مردان
گواہ شد: محمد الیاس قائد مجلس خدام الاحمدیہ ٹوپی ضلع مردان
گواہ شد: بشارت احمد مرزا ٹوپی ضلع مردان

دفتر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں اور پتہ صاف اور خوشخط لکھیں۔ (مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

پاکستان کے خلاف بھارت کا سخت رویہ

الہ آباد ۲۵ر فروری۔ بھارت کی وزیر اعظم مسز اندرا گاندھی نے بھارتی عوام کو خبردار کیا ہے کہ وہ پاکستان کے خلاف ہر قسم کی کارروائیوں کے لئے تیار ہو جائیں۔ آج کل الہ آباد کے نزدیک انتخابی جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے نہایت اشتعال انگیز انداز میں اعلان کیا کہ پاکستان کی کارروائیوں سے بھارت کی سلامتی شدید خطرے میں پڑ گئی ہے۔ اس لئے بھارتی عوام سخت مقابلہ کے لئے متحد ہو جائیں انہوں نے خدشہ ظاہر کیا کہ پاکستان بھارت پر حملہ کر دے گا۔

کلکتہ میں تشدد کی وارداتیں تیز تر ہو رہی ہیں

کلکتہ ۲۵ر فروری۔ کلکتہ اور اس کے نواحی علاقوں میں خون ریز ہنگامے جاری ہیں۔ ۲۳ر فروری کو مزید چار افراد ہلاک ہو گئے اس وقت جب کہ بھارت کے صوبہ مغربی بنگال میں انتخابات ہونے میں صرف دو ہفتے رہ گئے ہیں۔ تشدد خون ریزی اور لوٹ مار کی وارداتیں تیز تر ہو رہی ہیں صوبائی حکومت نے اس عرصے کے دوران امن و امان قائم رکھنے کے لئے مزید ایک لاکھ پولیس طلب کر لی ہے۔ اور مرکزی حکومت نے اس سلسلہ میں انتظامات شروع کر دیئے ہیں۔

کمبوڈیا اور لاؤس میں جنگ شدت اختیار کر گئی

واشنگٹن ۲۵ر فروری۔ وزیر دفاع امریکہ نے پیشگوئی کی ہے کہ دس دن کے اندر کمبوڈیا اور لاؤس میں لڑائی کی آگ بہت زیادہ بھڑک اٹھے گی۔ آپ نے بتایا کہ اس وقت بھی لاؤس میں شمالی ویٹ نام کی فوجوں اور جنوبی ویٹ نام کے فوجی دستوں میں گھمسان کا رن پڑ رہا ہے۔ امریکی طیاروں نے شمالی ویٹ نام پر شدید بمباری شروع کر رکھی ہے یہ بمباری اس وقت تک جاری رہے گی جب تک شمالی ویٹ نام کی توپیں امریکہ کے جاسوس طیاروں پر گولہ باری جاری رکھیں گی۔

برطانیہ کے فیصلے کی مذمت

لندن ۲۵ر فروری۔ برطانیہ نے جنوبی افریقہ کو تارپیڈو بردار ہیلی کوپٹر دینے کا جو فیصلہ کیا ہے دولت مشترکہ کے متعدد ملکوں نے اس پر دلی افسوس کا اظہار کیا ہے۔ نائیجیریا نے احتجاجاً ۸ رکنی سٹڈی گروپ کی رکنیت سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ اور ملک کے سربراہ کرنل گوون نے اعلان کیا ہے کہ یہ نائیجیریا کا فوری ردّ عمل ہے مزید کارروائی پر بھی سوچ بچار کیا جائے گا۔

حکومت گھانا متحدہ قدم اٹھانے کے لئے دولت مشترکہ کے دوسرے ارکان سے گفت و شنید کرے گی۔ حکومت زیمبیا نے بھی اس فیصلے کی مذمت کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اس فیصلہ کی وجہ سے آٹھ رکنی سٹڈی گروپ مذاق بن کر رہ گیا ہے۔

حکومت ملائشیا اور حکومت ایتھوپیا نے بھی برطانیہ کے فیصلہ کی مذمت کی ہے۔ اور اس نے برطانیہ کے اس فیصلہ کو افریقہ کی آزاد حکومتوں کے لئے چیلنج قرار دیا ہے۔ اور کہا ہے کہ برطانیہ کے سامراجی مقاصد اسی صورت میں پورے ہو سکتے ہیں کہ جنوبی افریقہ کو اسلحہ دیا جانا چاہئیے

یوگنڈا دولت مشترکہ سے الگ ہو جائیگا

کمپالا ۲۵ر فروری یوگنڈا کے سربراہ میجر جنرل عیدی الامین نے کہا ہے کہ یوگنڈا محض اسی بناء پر دولت مشترکہ سے علیحدگی اختیار نہیں کرے گا کہ برطانوی حکومت نے جنوبی افریقہ کو جنگی ہیلی کاپٹر دینے کا فیصلہ کیا ہے انہوں نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ یوگنڈا کی حکومت میری قیادت میں دولت مشترکہ سے علیحدگی اختیار نہیں کرے گی اور دوسرے یہ کہ مجھے ابھی ان فیصلوں کا جائزہ لینا ہے پھر میرے پیشرو اور دولت مشترکہ کے دوسرے رہنماؤں نے گزشتہ ماہ سنگاپور میں ہونے والی کانفرنس میں جو فیصلے کئے ان کا بھی جائزہ نہیں ہے۔

چینی کی برآمد پر نقد امداد ختم کر دی گئی

اسلام آباد ۲۵ر فروری۔ حکومت پاکستان نے چینی کی برآمد پر نقد امداد ختم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس سکیم کے تحت اب تک ۸۶ ہزار ٹن چینی برآمد کی جا چکی ہے۔ اب صرف ۱۴ ہزار ٹن چینی کی برآمد کے لئے سب سے پہلے درخواست دینے والوں کو اس سکیم سے استفادہ کرنے کی سہولت حاصل ہو گی۔ اس طرح ایک لاکھ ٹن چینی کی برآمد سے زائد سٹاک کا مسئلہ حل ہو گیا ہے سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے کہ ۱۹۷۰-۷۱ء کے دوران اندرون ملک استعمال کے لئے چینی کی کافی مقدار موجود ہو گی۔

BABY TONIC
بے بی ٹانک
بچوں کی کمزوری سوکھے پن مٹی کوئلہ کھانے کی عادت دانت نکالنے کی تکالیف دست قے اور دیگر عوارض کے لئے تمام گرائپ واٹرز اور دیگر ٹانکوں سے کہیں زیادہ مفید اور کامیاب دوا۔ "بے بی ٹانک"
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی۔ ربوہ

بالکل نیا تحفہ
کاجل نور بصر آنکھوں کے لئے
چہرہ کے لئے بیوٹی لوشن،
تیار کردہ
دواخانہ خدمت خلق ربوہ

معلم کی ضرورت

ضلع رحیم یار خان کی ایک دیہاتی جماعت میں قرآن مجید پڑھانے کے لئے ایک بڑی عمر کے معلم کی ضرورت ہے۔ رہائش اور کھانے کا انتظام کر دیا جائے گا۔ جو دوست اپنی خدمات پیش کرنا چاہیں۔ نظارت اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) کو اطلاع دیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد۔ تعلیم القرآن)

دعائے مغفرت

میرے نانا جان مکرم و محترم رحمت علی صاحب آف قادیان حال پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۱۳۷/۹-ایل تحصیل و ضلع ساہیوال مورخہ ۲ر جنوری ۱۹۷۱ء کو اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ نے ابتدائے خلافت اولیٰ میں احمدیت قبول کی تھی سلسلہ کے فدائی اور جاں نثار سپاہی تھے تبلیغ کا شوق جنون کی حد تک تھا۔ ہر وقت دعاؤں میں مصروف رہتے موصی ہونے کی وجہ سے آپ کا جنازہ ۳ر جنوری کو ربوہ لایا گیا جہاں بعد نماز عصر مکرم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے احاطہ مسجد مبارک میں نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئے۔ تدفین کے بعد مکرم مولوی قمر الدین صاحب نے دعا کرائی۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔

(مبشر احمد لیکچرر گورنمنٹ انٹر کالج لائل پور)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میری اہلیہ کی صحت خراب رہتی ہے بزرگان سلسلہ و احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے۔ (عبد الرشید نعیم)

۲۔ خاکسار کی دادی جان (صدر لجنہ اماء اللہ نوشہرہ کینٹ) گذشتہ چند روز سے مختلف عوارض سے بیمار ہیں۔ تمام بہن بھائیوں سے ان کی صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔
(مرزا مبارک احمد بی کام (آنرز) نوشہرہ چھاؤنی)

۳۔ میرے بیٹے میں پتھری اور پیٹ میں رسولی جس کا اپریشن سول ہسپتال کراچی میں ہو رہا ہے اپریشن کی کامیابی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے تمام احمدی بہنوں اور بھائیوں سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے (مدر اللہ خانم شیخ۔ اسسٹنٹ نرسنگ سپرنٹنڈنٹ سول ہسپتال کراچی)

۴۔ ہمارے ایک بزرگ مکرم شیخ رفیع الدین احمد صاحب سیکرٹری وصایا ایک لمبے عرصہ سے مختلف عوارض سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ ان دنوں طبیعت زیادہ ناساز ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرما کر زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ (جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ کراچی)

۵۔ میرے بہنوئی مکرم ملک عبد الرحمن صاحب رانجھی ٹیلرنگ ہاؤس کچہری بازار اوکاڑہ کو گرنے سے کولہے پر شدید چوٹ آ گئی ہے جس کی وجہ سے سخت تکلیف ہے احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ان کی صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔
(اہلیہ عبد الحکیم جوزا صاحب مبلغ گھانا)

۶۔ محترم مرزا عطاء الرحمن صاحب آج کل لندن میں بعارضہ ہائی بلڈ پریشر سخت بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ مکرم مرزا صاحب کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔
(نصیر اطہر لاہور)

۷۔ میری والدہ چند روز سے بیمار ہیں اور پھوپھی زاد بھائی مکرم عبد الماجد صاحب عاکم درد و خرابی جگر کی تکلیف سے بیمار ہیں۔ ہر دو کی صحت یابی اور درازی عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے (چوہدری عبد الحمید جاوید۔ باوانی شوگر ملز ٹھٹھہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بو میں جماعت احمدیہ سیرالیون کا بائیسواں جلسہ سالانہ کامیابی اور خیروخوبی سے اختتام پذیر ہوگیا

جلسہ میں ملک کے مختلف حصوں سے آئے ہوئے پانچ صد سے زائد احباب شریک ہوئے

حکومت سیرالیون کے دو وزراء، تین ممبران پارلیمنٹ، پیراماؤنٹ چیفس اور اعلیٰ حکام کی شرکت

فری ٹاؤن (سیرالیون مغربی افریقہ) بذریعہ تار

جماعت احمدیہ سیرالیون کا بائیسواں جلسہ سالانہ جو بو نامی شہر میں ۱۲، ۱۳، ۱۴ فروری کو منعقد ہوا اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت کامیابی اور خیروخوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ ملک کے مختلف حصوں سے آئے ہوئے پانچ صد سے زائد احباب نے اس میں شرکت کی۔ شرکت کرنے والوں میں سیرالیون کے ۲ وزراء، تین ممبران پارلیمنٹ، پیراماؤنٹ چیفس اور بعض اعلیٰ سرکاری حکام بھی شامل تھے۔

وزیر خارجہ آنریبل سی پی فورے نے افتتاحی اجلاس میں صدارت کے فرائض سرانجام دیتے ہوئے جماعت احمدیہ سیرالیون کا شکریہ ادا کیا اور حکومت کی طرف سے پوری حمایت کا یقین دلایا۔ آپ نے سیرالیون کے ہزاروں باشندوں کو زیور علم سے آراستہ کرکے قومی تعمیر کے سلسلہ میں احمدیہ مشن کے کردار اور اس کی خدمات نیز اس کے محبت، امید اور باہمی رواداری کے پیغام کو بہت سراہا۔ ریذیڈنٹ منسٹر آنریبل کوسو کونٹے نے احمدیہ مشن کی معاشرتی، تعلیمی اور مذہبی سرگرمیوں کا ذکر کرکے شاندار الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا۔ گیمبیا کے ہائی کمشنر نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ کی سب سے نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ یہ لوگ اسلام کے ہر پہلو اور اس کی حکمت سے دوسروں کو آگاہ کرنے میں اتنی جدوجہد اور دوڑ دھوپ سے کام لیتے ہیں جتنا کہ کسی انسان کے لئے ممکن ہو سکتا ہے۔ ان کی پوری کوشش یہ ہوتی ہے کہ اسلام کا پیغام اپنی پوری جامعیت کے ساتھ دوسروں تک پہنچ جائے تاکہ وہ اس کی پوری معرفت حاصل کرکے اس سے بہر طور فیضیاب ہو سکیں۔

آنریبل ڈی سی بونگے اور مسلم کانگریس سیرالیون کے جنرل سیکرٹری جناب اے کے زبیر نے بھی اجلاس سے خطاب کیا۔ انہوں نے جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا یہ جماعت اسلام کو دنیا بھر میں غالب کرنے کے سلسلہ میں جو گراں قدر مساعی بروئے کار لا رہی ہے اس کی وجہ سے دنیا بھر کے مسلمانوں کو بالعموم اور مسلمانان افریقہ کو بالخصوص اس جماعت کا شکرگزار ہونا چاہیئے یہ جماعت سب کی طرف سے شکریہ کی مستحق ہے۔ انہوں نے گزشتہ سال سیرالیون میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی تشریف آوری کو مسلمانان سیرالیون کے لئے غیر معمولی طور پر رحمت اور برکت کا باعث قرار دیا۔ جناب اے کے زبیر نے فرمایا حضرت امام جماعت احمدیہ وہ عظیم ہستی ہیں جن کا اللہ تعالیٰ سے براہ راست تعلق ہے

امیر و مبلغ انچارج احمدیہ مشن سیرالیون مکرم مولوی محمد صدیق صاحب گورداسپوری نے جلسہ میں محترم جناب صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر تحریک جدید کا پیغام پڑھ کر سنایا۔ اس موقع پر دس افراد سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت یابی اور درازی عمر کے لئے درد و الحاح سے دعائیں کی گئیں نیز دو جانور بطور صدقہ ذبح کئے گئے۔

جلسہ کے انعقاد اور اس کی کارروائی پر مشتمل خبریں ریڈیو سیرالیون سے نشر ہوئیں نیز اخبارات نے بھی جلسہ کی خبروں کو خاص اہتمام سے شائع کیا۔ ریڈیو سیرالیون نے حضور ایدہ اللہ کی ایک ریکارڈ کی ہوئی تقریر بھی نشر کی۔

زعماء انصاراللہ کے انتخابات

گزشتہ ماہ نبوت (نومبر) میں امراء اور صدر صاحبان کی خدمت میں درخواست کی گئی تھی کہ وہ آئندہ تین سال کے لئے زعماء اور زعماء اعلیٰ کے انتخابات کروا کے اپنی سفارش کے ساتھ رپورٹ صدر محترم کی خدمت میں منظوری کے لئے بھجوا دیں۔

الحمدللہ کہ بہت سے امراء اور صدر صاحبان نے اس سلسلہ میں تعاون فرماتے ہوئے انتخابات مرکز میں بھجوا دیئے ہیں۔ لیکن بعض مجالس میں ابھی انتخابات ہونے باقی ہیں۔ میری درخواست ہے کہ جن مجالس میں ابھی انتخاب نہیں ہوا وہاں کے امراء اور صدر صاحبان ازراہ کرم اپنی اولین فرصت میں انتخاب کروا کے منظوری کے لئے مرکز میں بھجوا دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(قائد عمومی مجلس انصاراللہ مرکزیہ)

درخواست دعا

میرے داماد عزیز حمید اللہ شاہ حال مقیم کینیڈا کے گھٹنے میں چوٹ لگ گئی ہے ڈاکٹروں نے آپریشن تجویز کیا ہے۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ نیز میرا بیٹا عزیز عبدالرحمن قریشی لندن میں ہے اس کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ پردیس میں اس کا حافظ و ناصر ہو اور اس کے بچوں کو نیک صالح اور خادم دین بنائے آمین

(اہلیہ قریشی عبداللطیف صاحب مرحوم)

احباب فضل عمر ہسپتال میں غریب اور نادار مریضوں کے علاج کیلئے صدقہ کی زیادہ سے زیادہ رقوم بھجوانے کی کوشش کریں

(محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

اللہ تعالیٰ کا بے حد فضل اور احسان ہے کہ اُس نے احباب جماعت کو اس بات کی توفیق عطا فرمائی کہ وہ غریب اور نادار مریضوں کے لئے صدقات کی رقوم بھجواتے رہتے ہیں اور محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۱۹۵۹ء سے احباب جماعت کے تعاون سے لاکھوں غریب مریض اس تحریک سے استفادہ کر چکے ہیں۔ مگر اب کچھ عرصہ سے صدقات کی رقوم کم آ رہی ہیں اور نسبتاً اخراجات زیادہ ہو گئے ہیں۔ ان حالات میں ڈر ہے کہ اس کار ثواب کو کہیں بند نہ کرنا پڑے۔

لہٰذا خاکسار احباب جماعت کی خدمت میں درخواست کرتا ہے کہ وہ اس کار خیر میں زیادہ سے زیادہ رقوم بھجوانے کی کوشش کریں تا جو صدقہ جاریہ شروع کیا گیا تھا وہ ہماری کسی سستی کی وجہ سے بند نہ ہو جائے۔

وما توفیقنا الا باللہ

خاکسار ڈاکٹر مرزا منور احمد

چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

ایک ضروری اطلاع

جن احباب نے نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی مبارک تحریک میں حصہ لیا ہے ان کی اطلاع کے لئے یہ اعلان ہے کہ ربوہ کے رہنے والے احباب اور بیرونجات سے ربوہ تشریف لانے والے وعدہ کنندگان اگر اپنا حساب دیکھنا چاہیں تو دفتری اوقات میں دفتر میں تشریف لا کر جو اس وقت ناظر دیوان صدر انجمن احمدیہ کے دفتر میں ہے ایسا کر سکتے ہیں اس طرح حساب کا مقابلہ ہو جاتا ہے۔ اور اندراجات میں اگر کوئی غلطی ہو تو اس کی بھی درستی ہو سکتی ہے۔

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴